سوال

کیا صحابہ حوض کوثر سے روکے جائیں گے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسلم شریف ''باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتجیل فی الوضوء'' میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ایک گروہ روکا جائے گا میرے پاس آنے سے اور میں کہوں گا کہ یہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور صحابی کی تعریف یہ ہے کہ جس نے باایمان رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور جس نے حضور ﷺ کو باایمان دیکھا اس کےلیے جنت کا وعدہ ہے۔ اس مسئلہ کو حل فرمائیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس صحابی رضی اللہ عنہ سے جنت کا وعدہ ہے اس کی یہ تعریف نہیں۔ جو آپ نے کی ہے بلکہ صحابی رضی اللہ عنہ وہ ہے جس نے ایمان کے ساتھ آپ کی ملاقات کی ہو اور وہ اخیر تک اس ایمان پر قائم رہا ہو۔ اور حدیث مذکور میں جن کا ذکر ہے وہ ایمان پر قائم نہیں رہے۔ لیکن حضور کو اس کا علم نہیں ہو گا کہ یہ قائم نہیں رہے۔ اس لیے آپ کہیں گے کہ یہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ شاید کہا جائے کہ جو اخیر وقت ایمان پر قائم رہا ہو۔ وہ خواہ صحابی نہ بھی ہو تو بھی اس سے جنت کا وعدہ ہے تو پھر صحابی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت کیا ہوئی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ خصوصیت دوطرح سے ہے۔ ایک تو ابتداء جنت میں جانا۔ دوم صحابیت کے شرف سے کوئی خاص عہدہ عطا ہونا وغیرہ۔

ایک اعتراض یہاں اور پڑتا ہے وہ یہ کہ مسلم کے اسی مقام پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیا ہم آپ ﷺ کے بھائی نہیں! فرمایا تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو۔۔۔۔ بھائی وہ ہیں جو بعد میں آئیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ بعد والوں کو آپ کس طرح پہچانیں گے؟ فرمایا ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضوء سے چمکیں گے۔ اور میں حوض پر ان کا پیشرو ہوں گا۔ خبردار! کئی لوگ حوض سے روکے جائیں گے۔ میں ان کو آواز دوں گا۔ آؤ۔ مجھے کہا جائے گا۔ کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد دین کو بدل دیا۔ میں کہوں گا۔ دور ہوں۔ دور ہوں۔''

ایک اور روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ میری امت میرے پاس حوض کوثر پر آئے گی۔ اور میں دوسرے لوگوں کو حوض سے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح کوئی بیگانے اونٹ اپنے اونٹوں سے ہٹاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا: ہاں۔ تمہارے لیے نشانی ہوگی جو کسی اور کےلیے نہیں ہوگی۔ تم میرے پاس آؤ گے۔ تمہارے ہاتھ پاؤں آثار وضوء سے چمکیں گے۔ اور ایک جماعت تم سے روکی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ یہ تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ فرشتہ جواب دے گا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا بدعت نکالی۔''

پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد والوں کو آپ ﷺ آثار وضوء سے پہچانیں گے اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی آپ آثار وضوء سے پہچانیں گے ۔ مگر ان سے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہوں گے جن سے آپ کا زیادہ تعارف نہیں ہوا ۔ یا جنہوں نے آپ کو دیکھا ہے آپ کی نظر ان پر نہیں پڑی ۔ جیسے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہزاروں مخلوق ایسی تھی ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہنا "کیا آپ ہمیں پہچانیں گے" ۔ اس سے مراد امت ہو ۔ جس سے مراد بعد والے ہوں ۔ خیر کچھ ہو یہاں اعتراض پڑتا ہے کہ جب ان کے ہاتھ پاؤں چمکیں گے تو وہ حوض کوثر سے کیوں ہٹائے جائیں گے ؟

امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں اس کے تین جواب دیئے ہیں ۔ کہا ہے کہ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں ۔ پھر تین قول ذکر کیے ہیں ۔ جن کا خلاصہ مع زیارت درج ذیل ہے :

ایک یہ کہ منافق اور مرتد ہوں گے ۔ ان کو نور ملے گا (مگر پھر بجھ جائے گا جیسے قرآن مجید کی سورۃ حدید میں ہے) دوسرا جواب یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے لوگ ہیں ۔ جن سے آپ ﷺ کا تعارف ہے ۔ ان پر وضوء کا نشان نہیں ہوگا ۔ تیسرا جواب یہ کہ اس سے مجرم اور اہل بدعت مراد ہیں ۔ جو حد کفر کو نہیں پہنچے ۔ پھر ان میں دو احتمال ہیں ۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چمکیں ۔ مگر حوض کوثر سے روکے جائیں گے ۔ (آخر کسی وقت ان کی نجات ہوجائے گی ۔ جیسے حدیث میں ہے کہ جو لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے ۔ ان کی سجدہ کی جگہ نہیں جلے گی ۔ پس حوض کوثر پر جانے کے وقت ہی کس طرح کا یہ چمکنا ہوسکتا ہے) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ مجرم اور اہل بدعت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے لوگ ہوں ۔ جو آپ ﷺ کے بعد بھی رہے اور خراب ہوگئے ان کو آپ ﷺ شکلوں سے پہچانیں گے ۔ نہ کہ آثار وضوء سے ۔ (لیکن اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں یا نہیں ۔ اگر نہیں تو پھر ان کے متعلق یہ کہنا کہ حد کفر کو نہیں پہنچے ۔ غلط ہوا ۔ کیونکہ اگر حد کفر کو نہیں پہنچے تو ایمان والے ہوئے اور جو ایمان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ملا ہو اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا ہو تو وہ صحابی رضی اللہ عنہم ہوتا ہے اور اگر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوں تو معاذ اللہ لازم آئے گا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہوں ۔ اور اہل بدعت اور مرتکب کبائر بھی ہوں ۔ جیسے بہت سے شیعہ یہی خیال رکھتے ہیں ۔ حالانکہ اس صورت میں پھر ان احادیث کا بھی اعتبار نہیں رہتا ۔ پس صحیح یہ ہے کہ آپ کے زمانہ کے جو لوگ روکے جائیں گے ۔ وہ منافق مرتد ہوں گے اور جو بعد آنے والوں سے روکے جائیں گے وہ منافق بھی ہوسکتے ہیں ۔ اور وہ مجرم اور اہل بدعت بھی ہوسکتے ہیں ۔ جو حد کفر کو نہیں پہنچے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص170